ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2 2024

شرائع سابقہ میں امور مالیات: سود سے متعلقہ احکامات کا تجزیہ: اسلام و مسیحیت کے تناظر میں

Analysis of the Instructions Related to Usury in Previous Religions and Divine Religions: In the Context of Islam and Christianity

☆**Hafiz Ali Akbar :** *PhD Scholar, Deportment of Islamic Studies, The university of Lahore, Lahore*

☆☆**Hafiz Muhammad Ahmad:** *Lecturer University of Lahore Lahore Pakistan*

Abstract

The study examines the directives concerning usury in previous and divine religions, focusing specifically on Islam and Christianity. By analyzing the teachings and scriptures of these two major religions, the research aims to uncover the similarities and differences in their stance on usury. It delves into the historical context and evolution of usury laws, exploring how these regulations have shaped economic practices and moral perspectives over time. The findings provide a comparative insight into the religious, ethical, and socio-economic implications of usury as perceived in Islamic and Christian traditions.

Keywords:Usury, Islam, Christianity, religious teachings, economic practices, moral perspectives, historical context, comparative analysis, divine religions, usury laws.

حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہونے آسمانی کتاب جس پر یہود ایمان کے مدعی ہیں تورات ہے۔ تورات کے اللہ تعالیٰ احکامِ شریعت بیان کیے اور اس وقت کی امت کو رہنمائی۔ وقت گزرنے کے ساتھ تورات لفظی و معنوی تحریف کا شکار ہوئی اور علمائے یہود نے اس کو اپنی خواہشات کی بھینٹ چڑھایا لیکن اس کے باوصف تورات کے اندر غیر محرف احکام شریعت باقی رہ گئے جن کی بنیاد اہلِ اسلام ان سے مکالمہ کرتے ہیں اور ان کی شریعت کے احکام کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔ موسوی شریعت کے محرمات میں ایک چیز ''سود'' تھی۔

قرآن مجید نے یہود کی سود خوری کی عملی صورتِ حال کو اس طرح بیان کیا ہے

وَأَخْذِهِمُ الرِّبَا وَقَدْ نُهُوا عَنْهُ وَأَكْلِهِمْ أَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَأَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ مِنْهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا[1]

اور سود جس سے وہ منع کئے گئے تھے اسے لینے کے باعث اور لوگوں کا مال ناحق کھانے کے باعث اور ان میں جو کفار ہیں ہم نے ان کے لیے المناک عذاب تیار کر رکھا ہے

عبدالرحمن بن ناصر السعدی اسی آیت کے ضمن میں لکھتے ہیں کہ :

"اہل کتاب پر بہت سی پاک چیزیں حرام ٹھہرا دی تھیں جو ان پر حلال تھیں۔ حلال چیزوں کی تحریم اہل کتاب کے ظلم وستم، لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی راہ سے روکنے، ہدایت کی راہ سے باز رکھنے اور منع کرنے کے باوجود ان کے سود کھانے کی وجہ سے بطور سزا نافذ کی گئی تھی۔ یہود محتاج لوگوں کو اپنی خرید و فروخت میں سود کے ذریعے سے انصاف کی راہ سے دور رکھتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے خود ان کے فعل کی جنس سے ہی ان کو سزا دی اور حلال چیزوں کو ان پر حرام کر دیا"[2]

اسی طرح قرآن پاک میں ایک مقام پر سود کو یہود کا عمل قرار دیا گیا۔ ارشاد ہے کہ :

سَمَّاعُونَ لِلْكَذِبِ أَكَّالُونَ لِلسُّحْتِ فَإِنْ جَاءُوكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ أَوْ أَعْرِضْ عَنْهُمْ وَإِنْ

تُعْرِضْ عَنْهُمْ فَلَنْ يَضُرُّوكَ شَيْئًا وَإِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ [3]

"یہ جھوٹ سننے والے حرام کے مال کھانے والے ہیں،لہذا اگر یہ تمہارے پاس (اپنے مقدمات لے کر) آئیں تو تمہیں اختیار دیا جاتا ہے کہ چاہو تو ان کا فیصلہ کرو ورنہ انکار کردو۔ انکار کردو یہ تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے اور فیصلہ کرو تو پھر ٹھیک ٹھیک انصاف کے ساتھ کرو کہ اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے"۔

سید قطب شہیداس آیت کے ضمن میں یوں لکھتے ہیں کہ :

"یہ آیت یہود کے متعلق نازل ہوئی کہ یہ لوگ جھوٹ سننے کے عادی ہیں۔ جھوٹ،باطل اور ناحق سننے کے لئے ان کے کان کھڑے ہوجاتے ہیں سچائی اور حق سننے سے اتراتے ہیں۔ کیونکہ ان کا عمل حرام خوری ہوتا ہے۔ السحت کا مفہوم ہے ہر وہ چیز جو حرام ہے مثلا سود،رشوت،تقریر کی اجرت اور فتویٰ کی اجرت وغیرہ۔ یہ وہ چیزیں ہیں جو ان کی حرام خوریوں میں سرفہرست ہیں۔ اور حرام چیزوں کو السحت کے لفظ سے اس لئے ادا کیا گیا ہے کہ حرام کی وجہ سے مال میں سے برکت ختم ہوجاتی ہے اور تمام منحرف اور بے راہ رو معاشروں میں سے ہر قسم کی برکات ختم ہو جاتی ہیں"[4]

شریعت موسوی میں بھی سود پر سخت پابندی تھی۔قرض پر ایک خاص متعین شرح سے سود یا اضافہ لینا یہ سود کی قسم شریعت موسوی میں منع ہے یہاں تک کہ اگر راستہ میں کسی مقروض سے ملاقات ہوجاتی تو اس سے سلام کرنا بھی جائز نہ تھا۔آج بھی تورات میں کئی مقامات پر سود کی ممانعت کے احکام موجود ہیں۔

تورات کا مطالعہ کرنے سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ یہودیوں کی تحریفات کے باوجود اس میں بہت سی ایسی نصوص اور احکام کی آیات موجود ہیں جو اسرائیلیوں پر سودی لین دین کی حرمت پر دلالت کرتی ہیں۔

انٹرنیشنل انسائیکلوپیڈیا آف سوشل سائنسز میں ہے کہ :

“The absolute of interest was an outstanding feature of ancient Hebrew economic legislation as incorporated in the well-known Biblical passages”[5]

"سود کی مطلق حرمت یہودیوں کی اقتصادی تشریع کی نمایاں خصوصیت ہے اور اس کا ثبوت توراۃ کی مشہور نصوص سے ملتا ہے"۔

تورات میں سود کی حرمت

سود لینے کی حرمت توراۃ میں اس طرح ہے کہ :

"اگر تو میرے لوگوں میں سے کسی محتاج کو جو تیرے پاس رہتا ہو کچھ قرض دے تو اس سے قرض خواہ کی طرح سلوک نہ کرنا اور نہ اس سے سود لینا"[6]

کتاب احبار میں ہے کہ :

"اور اگر تیرا بھائی مفلس ہو جائے اور وہ تیرے سامنے تنگ دست ہو تو اسے سنبھالنا وہ پردیسی اور مسافر کی طرح تیرے ساتھ رہے تو اس سے سود یا نفع مت لینا بلکہ اپنے خدا کا خوف رکھنا تاکہ تیرا بھائی تیرے ساتھ زندگی بسر کرے۔ تو اپنا روپیہ اسے سود پر مت دینا اور اپنا کھانا بھی اسے نفع کے خیال سے نہ دینا"[7]

سود پر قرض دینا

سود پر قرض دینے کے متعلق ہے کہ :

"تو اپنے بھائی کو سود پر قرض نہ دینا خواہ وہ روپیہ کا سود ہو یا اناج کا سود ہو یا کسی ایسی چیز کا سود ہو جو بیاج پر دی جایا کرتی ہے تو پردیسی کو سود پر قرضہ دے تو دیکھ پر اپنے بھائی کو سود پر قرض نہ دینا" [8]

سود لینے والوں کی مخالفت

نحمیاہ میں ہے کہ :

"اور میں نے اپنے دل میں سوچا اور امیروں اور حاکموں کو ملامت کر کے ان سے کہا تم میں سے ہر ایک اپنے بھائی سے سود لیتا ہے اور میں نے ایک بڑی جماعت کو ان کے خلاف جمع کیا"[9]

سود چھوڑ دینے کے متعلق حکم

"میں بھی اور میرے بھائی اور میرے نوکر بھی ان کو روپیہ اور غلہ سود پر دیتے ہیں۔ پر میں تمھاری منت کرتا ہوں کہ ہم سب سے سود لینا چھوڑ دیں۔ میں تمھاری منت کرتا ہوں کے آج ہی اپنے قرض داروں کو ان کے کھیت، گھر، انگور اور زیتون کے باغ واپس کر دیں۔ جتنا سود آپ نے لگایا تھا وہ بھی واپس کر دیں، خواہ اسے پیسوں، اناج، تازہ مے یا زیتون کے تیل کی صورت میں ادا کرنا ہو۔ انہوں نے جواب دیا: ہم اسے واپس کر دیں گے اور آئندہ ان سے کچھ نہیں مانگیں گے۔ جو کچھ آپ نے کہا وہ ہم کریں گے"[10]

سود خوری سے اجتناب خداوند کے خیمہ میں رہنے والوں کی صفت

توراۃ میں ہے کہ وہ لوگ جو خداوند کے خیمہ میں رہنے کے مستحق ہوں گے ان کی خصوصیت یہ کہ وہ سود پر لین دین سے اجتناب کرتے ہیں۔ چنانچہ کتاب داؤد میں ہے کہ :

"اے خداوند تیرے خیمے میں کون رہے گا؟ کس کو تیرے مقدس پہاڑ پر رہنے کی اجازت ہے؟ وہ جس کا چال چلن بے گناہ، جو راست باز زندگی گزار کر دل سے سچ بولتا ہے۔ ایسا شخص اپنی زبان سے کسی پر تہمت نہیں لگاتا، نہ وہ پڑوسی پر زیادتی کرتا، نہ اس کی بے عزتی کرتا ہے۔ وہ مردوں کو حقیر جانتا لیکن خدا ترس کی عزت کرتا ہے۔ جو وعدہ اس نے قسم کھا کر کیا اسے پورا کرتا ہے، خواہ اسے کتنا ہی

نقصان کیوں نہ پہنچے۔ وہ جو اپنا روپیہ سود پر نہیں دیتا اور بے گناہ کے خلاف رشوت نہیں لیتا۔ ایسے کام کرنے والا کبھی جنبش نہیں کھائے گا"[11]

سود لینے اور دینے والے کا معاملہ

"دیکھو خداوند زمین کو خالی اور سرنگوں کر کے ویران کرتا ہے اور اس کے باشندوں کو تیتر بتر کر دیتا ہے۔ اور یوں ہو گا کہ جیسا رعیت کا حال ویسا ہی کاہن کا، جیسا نوکر ویسا ہی اسکے صاحب کا، جیسا لونڈی کا ویسا ہی اس کی بی بی کا، جیسا خریدار کا ویسا ہی بیچنے والا کا، جیسا قرض دینے والے کا ویسا ہی سود لینے والے کا۔ زمین بالکل خالی کی جائے گی۔ اور یہ شدت غارت ہو گی کیونکہ یہ کلام خداوند کا ہے"[12]

سود خوری سے اجتناب صدیقین کی صفت

صفات میں سے ایک صفت سود خوری سے اجتناب بھی ہے۔ چنانچہ حزقی ایل میں ہے کہ :

"جو انسان صادق (صدیق) ہے اس کے کام عدالت و انصاف کے مطابق ہیں جس نے بتوں کی قربانی سے نہیں کھایا اور بنی اسرائیل کے بتوں کی طرف اپنی آنکھیں نہیں اٹھائیں اور اپنے ہمسایہ کی بیوی کو ناپاک نہیں کیا اور عورت کی ناپاکی کے وقت اس کے پاس نہیں گیا اور کسی پر ستم نہیں کیا اور قرضدار کا قرض واپس کر دیا اور ظلم سے کچھ چھین نہیں لیا۔ بھوکوں کو اپنی روٹی کھلائی اور ننگوں کو کپڑا پہنایا۔ سود پر لین دین نہیں کیا۔ بدکاری سے دست بردار ہوا اور لوگوں میں سچا انصاف کی میرے آئین پر چلا اور میرے احکام پر عمل کیا تاکہ راستی سے معاملہ کرے وہ صادق ہے خداوند خدا فرماتا ہے وہ یقیناً زندہ رہے گا"[13]

چنانچہ ایک اور مقام پر ہے کہ :

"غریب سے دستبردار ہو اور سود پر لین دین نہ کرے پر میرے احکام پر عمل کرے اور میرے آئین پر چلے وہ اپنے باپ کے گناہوں کے لیے نہ مرے گا۔ وہ یقیناً زندہ رہے گا"[14]

سودی لین دین خداوند کے غضب کا سبب

تورات نے سود لینے کو خداوند کے غضب کا سبب قرار دیا ہے۔

چنانچہ حزقی ایل میں ہے کہ :

"تیرے اندر انہوں نے خونریزی کے لیے رشوت خوری کی۔ تو نے بیاج اور سود لیا اور ظلم کر کے اپنے پڑوسی کو لوٹا اور مجھے فراموش کیا خداوند فرماتا ہے دیکھ کر تیرے ناروا نفع کے سبب سے جو تو نے لیا اور تیری خونریزی کے باعث جو تیرے اندر ہوئی ہے میں نے تالی بجائی۔ کیا تیرا دل برداشت کرے اور تیرے ہاتھوں میں زور ہو گا جب تیرا معاملہ فیصل کروں گا اور تیری گندگی تجھ سے نابود کر دوں گا۔ اور قوموں کے سامنے اپنے آپ میں ناپاک ٹھہرے گا اور معلوم کرلے میں خداوند ہوں"[15]

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2 2024

اسی طرح ایک مقام پر ہے کہ:

"سود پر لین دین کرے گا تا کہ وہ زندہ رہے گا؟ وہ زندہ نہ رہے گا، اس نے یہ سب نفرتی کام کئے ہیں وہ یقیناً مرے گا اس کا خون اسی پر ہوگا" [16]

خلاصہ بحث یہ ہے کہ تورات کا مطالعہ کرنے سے بھی یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ یہود کی تحریف کے باوجود اس میں ایسے بہت سے احکام اب بھی موجود ہیں جو سودی لین دین کی حرمت پر واضح طور پر دلالت کرتے ہیں۔ سود خوری کرنے والے شخص کو خداوند کے غضب و قہر کا سبب بتایا گیا ہے۔

اس کے برعکس جو شخص سود پر لین دین نہیں کرے گا لوگوں میں انصاف کرے گا اور احکامات الٰہی پر عمل کرے گا تو ایسا شخص خداوند کے نزدیک صادق ہے۔ اور ایسا کام کرنے والا کبھی جنبش نہیں کھائے گا۔

حوالہ جات و حواشی

---

[1] النساء۔۱۶۱

[2] السعدی، عبدالرحمن بن ناصر، تفسیر السعدی، دارالسلام س-ن، ج:1، ص:628

[3] المائدہ۵: ۴۲

[4] قطب شہید، سید، فی ظلال القرآن، ج:2، ص:521،522

[5] William A. Darity Jr, International Encyclopedia of social sciences, gale, 1968, vol : 7, p: 473

[6] خروج 22 : 25

[7] احبار 25 : 37 -35

[8] استثنا 23 : 20 -19

[9] نحمیاہ 5 : 7

[10] نحمیاہ، 5 : 12 -10

[11] زبور 15 : 1-5

[12] یسعیاہ 24 : 1-3

[13] حزقی ایل 18 : 5-9

[14] ایضاً 18 : 17

[15] حزقی ایل 22 : 12-16

[16] ایضاً 18 : 13